رکھتا اور اس طرح کے بحث و مباحثہ میں حصہ لیتا ہے، اس کو بھی ہم خاص طور پر اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیں گے۔ مسلم پرسنل لا کے موضوع پر یہ اہم اور بروقت کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کی توسیع اشاعت کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور تحفظ شریعت کی دوسری مختلف کمیٹیوں اور اداروں کے پروگرام میں شامل کیا جائے۔ اور اسے زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مصنف محترم کی عمر دراز کرے اور ان کی علمی کاوشوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو۔ آمین۔

عمدہ کتابت آفسٹ کی حسین طباعت اور سفید چکنے کاغذ پر چھپی ہوئی دو سو صفحات کی اس کتاب کی قیمت صرف ۲۰ روپئے ہے جو بازار کے عام نرخ سے کافی کم ہے۔ لائبریری ایڈیشن مجلد ڈسٹ کور کے ساتھ ۳۵ روپئے۔

(سلطان احمد اصلاحی)

ایک منصفانہ نظامِ زر کی سمت میں

Towards a just Monetary System

ڈاکٹر محمد عمر چاپرا

اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، لندن۔ برطانیہ ۱۹۸۵ء

صفحات ۲۹۲ ISBN-08637-147-6 PbK

یہ کتاب کل ۹ ابواب پر مشتمل ہے جس کا مقدمہ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے تحریر کیا ہے۔ اسلامی معاشیات کے موضوع پر یہ کتاب یقیناً ایک نئے دور کے آغاز کا پیش خیمہ کہی جاسکتی ہے۔ معاشیاتی نظام کی اسلامی بنیادوں سے متعلق علماء اسلام کی فکری کاوشوں سے جس بحث کا آغاز ہوا تھا اس نے پچھلی دو دہائیوں میں کافی تیزی سے پیش رفت کی ہے۔ عرصہ ہوا یہ بحث نہ صرف علمی، معاشی اور سیاسی حلقوں میں ایک مکمل مضمون کی حیثیت حاصل کر چکی ہے بلکہ ایک علمی مضمون کی حیثیت بھی اسے حاصل ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر عمر چاپرا صاحب کی یہ کتاب اس سمت میں ایک بہترین اور نہایت اہم پیش رفت ہے۔

معاشیاتی نظام کی اسلامی بنیادوں اور ان پر قائم کیے گئے اداروں کی جزئیاتی تحلیل (MICRO ANALYSIS) سے آگے بڑھ کر یہ کتاب ان بنیادوں اور اداروں سے تعمیر شدہ

معیشت کی ایک کلی تحلیل (MACRO ANALYSIS) پیش کرتی ہے۔ یہ کتاب مسلم ملکوں کے معاشی پالیسی سازاداروں کو اہم تکنیکی نکتوں سے واقف کراتی ہے۔

کتاب کے دیباچہ میں عالمی معیشت کے بحران کے اسباب اور ان سے نمٹنے کے واسطے سرمایہ دارانہ نظام پر مبنی پالیسیوں کی عدم افادیت پر ایک جامع، پراثر اور مدلل بحث ہے۔ موجودہ نظام زر، مالیات اور بنکنگ کے نظام نے عالمی معیشت میں جو بحران اور انفرادی اور ملکی معیشت میں جو دشواریاں پیدا کردی ہیں ان سے بھی اچھی طرح بحث کی گئی ہے۔

کتاب میں اس سوال کا جواب فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ محض شرکت و مضاربت کی بنیاد پر تعمیر شدہ معاشی نظام کتنا طاقتور ہوگا اور یہ نظام کیسے قائم کیا جاسکتا ہے؟ بقول مصنف اس کتاب کا مقصد دو سوالوں کا جواب دینا ہے۔ اول یہ کہ نظام زر، مالیات اور بنکنگ کو اسلامی بنیادوں پر قائم کرنے کے نتیجہ میں تعمیر شدہ اسلامی معیشت کیا ہوگی، دوم یہ کہ کس طرح یہ نظام نہ صرف انصاف کے قیام میں مدد کرے گا بلکہ ذرائع پیداوار کی تقسیم، سرمایہ کی پیداوار، معاشی ترقی اور استحکام میں کس طرح مثبت کردار ادا کرے گا۔

باب اول میں مصنف نے اسلامی نظام زر، بنکنگ کے مقاصد اور حکمت عملی پر روشنی ڈالی ہے۔ جبکہ باب دوم میں قرآنی تعلیمات، احادیث اور فقہ کی روشنی میں ربٰوا (سود) کی فطرت پر بحث کی گئی ہے۔

تیسرا اور چوتھا باب خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ ان ابواب میں مصنف نے ربٰو کی متبادل صورتوں پر بحث کی ہے اور اس سوال پر روشنی ڈالی ہے کہ اسلام کے مقاصد کی تکمیل کے واسطے سود کی لعنت کے خاتمہ کے علاوہ کن مزید اصلاحات کی ضرورت مسلم ملکوں میں ہوگی۔ مثلاً جوائنٹ سٹاک کمپنیوں، اسٹاک ایکسچینج و دیگر غیر بنکنگ مالیاتی اداروں میں کیا اصلاحات کی جائیں گی۔

پانچویں باب میں سود کے ختم کیے جانے پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان پر تنقیدی بحث ہے اور اسلام کی اس اہم ترین ہدایت کے پس پشت جو حکمت اور معقولیت ہے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب ششم میں مصنف نے نظام زر اور بنکنگ کے اسلامی متبادل نظام کو مکمل کرنے والے اداروں کا ایک مربوط خاکہ پیش کیا ہے جو مصنف کے عملی تجربہ اور موضوع پر ماہرانہ گرفت کا آئینہ دار ہے۔

باب ہفتم میں اسلامی فریم کے تحت پالیسی زر کی تشکیل اور اس کے استعمال پر

روشنی ڈالی گئی ہے۔ آٹھواں باب، بابِ اول میں تحریر شدہ مقاصد کے حصول کے سلسلہ میں اس پروگرام کی افادیت پر بحث کرتا ہے۔

آخری باب ان مشوروں کے لیے مخصوص ہے جن کی ضرورت مسلم ملکوں کے نظامِ زر و بنکنگ کو اسلامی بنیادوں پر تعمیر کرنے کے دوران پیش آسکتی ہے۔

انفرادی ملکیت والی معیشتوں کے انتظام میں عصری نظام پر مبنی پالیسیاں بالکل مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ یہ اعتراف خود سرمایہ دارانہ معیشت کے دانشوروں نے کیا ہے۔ ترقی پذیر مسلم ملکوں کے پالیسی سازاداروں کو بھی یہ دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ ڈاکٹر چاپرا صاحب کی یہ کتاب ان ملکوں، کے پالیسی سازاداروں کے لیے ایک نعمت کہی جاسکتی ہے۔ سود کے خاتمہ کے بعد اسلامی مرکزی بنک کو ڈسکاونٹ ریٹ اور سودی سیکوریٹیز جیسے تکنیکی اوزاروں کے استعمال کی ممانعت ہو گی۔ اس صورت حال میں مرکزی اسلامی بنک کس طرح اپنے فرائض کی انجام دہی کرے گا؟ کس طرح زر کی طلب و رسد پر اپنا کنٹرول رکھے گا؟ کیوں کر معیشت کی مستحکم ترقی کو یقینی بنا سکے گا؟ ان اہم ترین سوالوں کے جواب مصنف نے عالمانہ بصیرت اور تجرباتی مہارت کے ساتھ دئے ہیں۔ تجارتی بنکوں اور حکومت کے مابین اعلیٰ طاقتی زر کی تقسیم کے بارے میں مصنف کے خیالات ماہرین معاشیات کو غور و فکر کے لئے نئے زاویے فراہم کرتے ہیں۔

کتاب کے آخر میں ربٰو کے متعلق قرآن، احادیث اور فقہ سے سیدھے حوالہ جات جمع کیے گئے ہیں اور شرکت و مضاربت نیز کارپوریشن سے متعلق اسلامی تعریف و نقطۂ نظر کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ اضافی ابواب اسلامی معاشیات پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے بیش قیمت تحفہ ہیں۔ یہ علمی کاوش اسلامی معاشیات کے ماہرین، طالب علموں، مسلم کارپوریشنوں اور مسلم ملکوں کے پالیسی سازاداروں کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔

سرورق نہایت خوبصورت، طباعت بہت عمدہ اور بہترین کاغذ پر مزین یہ کتاب ہر لائبریری کے لیے نہایت ضروری اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔		(طاہر بیگ)

میں بھی حاضر تھا وہاں

ماہنامہ زندگئ نو کا خصوصی شمارہ		تالیف: حکیم خواجہ اقبال احمد ندوی

مارچ ۱۹۸۶ء ۱۵۲۵، سوئیوالان، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲ صفحات ۱۷۷، آفسٹ کی حسین اور روشن طباعت اور جاذب نظر ٹائٹل۔ قیمت ۱۵ روپئے۔